



سوال

(162) ماں کو زکوٰۃ نہ دی جائے، تارک نماز، زکوٰۃ کا مستحق نہیں

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا یہ جائز ہے کہ میں اپنی والدہ کو کچھ مال دوں اور پھر زکوٰۃ میں شمار کر لوں، حالانکہ میرے والد صاحب میری والدہ صاحبہ پر خرچ کرتے اور ان کی مالی حالت بھی الحمد للہ اچھی ہے؟ اسی طرح میرا ایک بھائی بھی ہے جو کام کرتا ہے، اس نے ابھی تک شادی بھی نہیں کی لیکن (اللہ تعالیٰ اسے ہدایت دے) وہ نماز کی زیادہ حفاظت نہیں کرتا، کیا میں اسے کچھ زکوٰۃ دے سکتا ہوں؟ راہنمائی کیجئے اللہ تعالیٰ آپ کی حفاظت فرمائے!

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

آپ کے لیے اپنی والدہ کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں، کیونکہ والدین زکوٰۃ کا مصرف نہیں ہیں اور پھر آپ کے والد صاحب کے خرچ کرنے کی وجہ سے انہیں زکوٰۃ کی ضرورت بھی نہیں ہے۔ باقی رہا آپ کا بھائی تو جب تک وہ تارک نماز ہے اسے بھی زکوٰۃ نہیں دی جاسکتی، کیونکہ شہادتین کے بعد نماز اسلام کا سب سے بڑا رکن ہے اور اسے جان بوجھ کر چھوڑ دینا کفر اکبر ہے اور پھر وہ صحت مند بھی ہے اور کماتا بھی ہے اور اگر اس پر خرچ کرنے کی ضرورت ہو تو اس کے لیے آپ کے والد صاحب زیادہ ذمہ دار ہیں، کیونکہ خرچ کرنے کے اعتبار سے یہ ان کی ذمہ داری ہے بشرطیکہ انہیں اس کی استطاعت ہو۔ اللہ تعالیٰ اسے ہدایت دے اور حق کی طرف اس کی راہنمائی فرمائے اور اسے اپنے نفس، شیطان اور برے ساتھیوں کے شر سے بچائے

ہذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب الجنائز: ج 2 صفحہ 133